حُسَن السمت

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

www.shahjee.net

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے' اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب' ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت' مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

www.shahjee.net

نوٹ (منجانب:۔سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com sheikh_2001@yahoo.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

خاموش رہنے کی فضیلت میں یہ کتاب دراصل ابو بکر بن ابی الدنیا کی معروف کتاب "الصمت" کی تلخیص ہے۔البتہ بعض زوائد شامل کرنے کی وجہ سے یہ ایک علیحدہ کتاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کی مستقل حیثیت کی بناء پر اس کا نام "حُسن السّمت" رکھ دیا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کارِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی"۔حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بات کو محبوب رکھتا ہو کہ وہ سلامت رہے اس پر لازم ہے کہ سکوت اختیار کرے۔حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ سکھا دوں جو بدن پر نہایت ہلکا اور میزان میں نہایت بھاری ہوگا۔" حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: "وہ خاموش رہنا، حسنِ اخلاق اور لا یعنی چیزوں کا چھوڑ دینا ہے"۔ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے۔فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے۔"ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں تمہیں حُسنِ اخلاق اور خاموش رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔یہ دونوں عمل بدن کے لئے نہایت خفیف ہوتے ہیں اور میزان میں نہایت بھاری ہوں گے"۔

صفوان بن سلیم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " کیا میں تمھیں اک ایسی عبادت کے بارے میں خبردار نہ کردوں جو نہایت آسان اور بدن کے لیے ازحد ہلکی ہے یعنی چپ رہنا اور حُسنِ خُلق بجالانا"۔

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاوں جو نہایت خوبصورت اور آسان ہے۔راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو جائیں ارشاد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے" حسن اخلاق اور دیر دیر تک چپ رہنا۔یہ دونوں چیزیں تم پر لازم ہیں"۔اس لئے کہ اللہ کے ساتھ ملاقات کے لیے ان جیسا کوئی عمل نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" خاموشی سب سے اونچی عبادت ہے"۔عبداللہ بن محرز اسلمی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" خاموشی عالم کے لئے زینت ہے اور جاہل کے لئے پردہ پوشی"۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "خاموشی اخلاق کی سردار ہے"

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خانہ اقدس سے باہر نکلے اور اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت معاذ بن جبل نے پوچھ لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں افضل عمل کون سا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا: " خاموش رہنا"۔حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمانے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جو کچھ ہم اپنی زبانوں سے بولتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: "معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تمہیں تمہاری ماں روئے۔لوگ جہنم میں اوندھے منہ نہیں گریں گے مگر اپنی زبانوں کی کمائی سے"۔پس جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بولے تو بھلی

بات کرے یا پھر شر سے چپ رہے۔ پھر حضور علیہ السلام فرمانے لگے : "اچھی باتیں کہو اور بہتر صلہ پاؤ۔ اور شر سے چپ رہو اور سلامتی حاصل کرو"۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "کہ اللہ سبحانہ نے جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور آپ زمین پر رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا پھر آپ سے آپ کی اولاد نے ایک مرتبہ کہا کہ بابا جی ہم سے کوئی بات کریں۔ پس آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ تقریباً آپ کی اولاد میں سے چالیس ہزار کا اجتماع تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ اے آدم علیہ السلام ! باتیں کم کروگے تو پھر میری طرف لوٹ آؤ گے۔ اسی نوعیت کی ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی روایت کی کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی اولاد بہت پھلی پھولی۔ ایک دن وہ سارے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہو کر باتیں کرنے لگے۔

حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے اور کوئی بات نہ فرمائی۔ اس پر اولاد نے پوچھا کہ اے جد مکرم ہم سارے گفتگو کرتے ہیں لیکن آپ خاموش ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ فرمانے لگے : بیٹو! اللہ نے جس وقت مجھے زمین پر بھیجا تو مجھ سے عہد لیا کہ اے آدم باتیں کم کرنا یہاں تک کہ تو میری طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ چپ رہو۔ یا پھر بھلی بات کرو۔ اس لئے کہ شیطان کے لئے باعث رسوائی ہے اور تمہارے دین کی مدد۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"حکمت کے دس حصے ہیں۔ نو علیحدگی اختیار کرنے میں ہیں اور ایک خاموش رہنے میں"۔

ایسی ایک روایت بیہقی نے وہب بن ورد سے نقل کی۔ کہتے ہیں کہ حکمت کے دس جزو ہیں۔ نو خاموش رہنے میں اور ایک عزلت میں۔ ابویعلٰی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کہ تم پر لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اس لئے کہ یہ تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ اور یہ کہ بھلائی کے علاوہ اپنی زبان بند رکھے۔ یہ ہے وہ عمل جس سے تو شیطان پر غالب آسکتا ہے"۔

www.shahjee.net

عقیل کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو سعید خدری سے عرض کی کہ حضور کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ ارشاد فرمانے لگے کہ چپ رہا کرو سوائے اپنے حق کے۔ اس سے تم شیطان پر غالب آسکو گے"۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام کو ذرع ٹھنڈی کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اسے ٹھنڈا کر رہے ہیں حضرت لقمان بہت متعجب ہوئے لیکن حکمت یہ جانی کہ سوال نہ کیا جائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام فارغ ہوئے تو ذرع اپنے جسم پر پہن لی اور فرمایا کہ ہاتھ سے ٹھنڈا کرنے کی حکمت یہی تھی۔ حضرت لقمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہنے لگے بیشک چپ رہنا بھی حکمت ہوتی ہے۔ جسے بہت کم لوگ اختیار کرتے ہیں۔ پہلے میں نے چاہا کہ سوال کروں لیکن چپ رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے خود ہی مسئلہ حل کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاموشی اختیار کرنا سراسر حکمت ہے لیکن کم ہی لوگ اسے اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ سوال کیا کہ افضل ایمان کون سا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "یہ کہ تو محبت کرے تو اللہ کے لئے اور بغض رکھے تو اللہ کے لئے اور لوگوں کے

لئے وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے برا جانے جو اپنے لئے برا جانتا ہے۔اور یہ کہ بات کرے تو بھلی یا پھر چپ رہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ اس شخص پر رحم کرے۔جو بات کرے تو اجر پائے یا چپ رہے اور سلامتی پائے۔

ابو یعلیٰ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملے اور فرمایا: "ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ! کیا تمہیں دو خصلتیں نہ بتادوں جو عمل کے اعتبار سے خضیف اور میزان میں وزن کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں۔حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور ارشاد فرمایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " تجھ پر لازم ہے کہ حسن اخلاق اور دیر دیر تک خاموش رہنا اختیار کرے۔مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ مخلوق کے پاس ان جیسا کوئی عمل نہیں"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میں ایسا شخص ہوں کہ میری قوم میری اطاعت کرتی ہے فرمایئے کہ میں انہیں جا کر کیا حکم دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک تو انہیں حکم دو کہ سلام کی سنت عام کریں اور یہ کہ باتیں کم کریں۔سوائے اس کے کہ کوئی بامقصد بات کرنی پڑجائے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیر دیر تک خاموش رہتے" ابن عساکر نے نقل کیاہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہم نے خاموش رہنے والا نہ دیکھا۔البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ سے گفتگو فرماتے تو وہ تبسم سے بھرپور ہوتی"۔ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" چار چیزیں رائیگاں نہیں جائیں گی البتہ اگر ان میں خود پسندی نہ آگئی۔چپ رہنا،تواضع اختیار کرنا،ذکراللہ کرنا اور قلّت اشیاء" بخاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کرے یا پھر چپ رہے" اسی مفہوم کی ایک حدیث ابو شریح خزاعی نے بھی نقل کی۔

www.shahjee.net

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اے زبان! بات کر تو بہتر تاکہ صلہ پائے اور چپ رہ تاکہ سلامتی حاصل کرے پہلے اس کے کہ تجھے ندامت اٹھانی پڑے۔اسی قسم کا ایک قول ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت کچھ نصیحت فرمائیں۔آپ نے ارشاد فرمایا" باتیں نہ کیا کر۔انسان جتنا بھی لوگوں میں رہے اسے کثرت کلامی سے اجتناب کرنا چاہیے۔پھر فرمایا" بات کرو تو اچھی وگرنہ چپ رہو"۔

حضرت سفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے جنت میں داخلہ ہو سکے آپ نے فرمایا کہ کبھی بھی باتیں نہ کرو۔پوچھا کہ حضور اس کی تو ہمیں طاقت نہیں۔آپ نے فرمایا" نہ بولو مگر بھلائی

کے ساتھ "۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مشہور قول ہے کہ خاموشی محبت کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے۔ حضرت دیب بن منبہ فرماتے ہیں کہ طبیب لوگوں کا اجماع ہے کہ طب کی اصل پرہیز ہے اور حکماء کا اس پر اجماع ہے کہ حکمت کا سر خاموشی ہے۔

حضرت اوذراعی سے روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بات کرنا اگر چاندی ہے تو چپ رہنا سونا ہے حضرت لقمان کا ایک قول بھی نقل کیا جاتا ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کلام چاندی سے ہے اور چپ رہنا سونے سے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ خاموش رہنے والا ہے اور لوگوں سے بھاگنے والا ہے تو اس سے قریب ہو جاؤ اس لئے کہ اس سے تمہیں حکمت ملے گی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ ایسے ضرور ہوا ہے کہ میں نے بات کی اور پھر ندامت اٹھانی پڑی لیکن خاموش رہے پھر میں کبھی نادم نہیں ہوا۔ حضرت وہیب بن ورد سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "میں نے سب کچھ زبان کی خاموشی میں پایا" حضرت سفیان فرمایا کرتے تھے کہ "خاموشی عبادت کی چابی ہے" خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت سفیان کا ہی ایک قول نقل کیا ہے کہ "عبادت کا اول خاموشی ہوتی ہے پھر علم حاصل کرنا"۔ اس کے بعد اسے یاد کرنا' پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا"۔ مفسرِ کبیر حضرت مجاہد کی عادت تھی کہ آپ بہت کم گفتگو فرماتے۔

حضرت ملک بن جُریج فرمایا کرتے۔ "کہ بندہ اگر اپنے لئے افضل چیز اختیار کرتا تو وہ خاموشی ہوتی"۔ حضرت موسٰی بن علی سے روایت ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ عورت کی آرائش حیا سے ہے اور دانشمندی کی زینت خاموشی سے ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ جرمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک عالم حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے کہنے لگا کہ ایسا علم مند شخص جو کم گو ہو اس علم مند ہی کی طرح ہوتا ہے جو بولنے والا ہو۔ حضرت عمر کہنے لگے کہ میں سمجھتا ہوں کہ عالم بولنے والا قیامت کے دن چپ رہنے والے عالم سے افضل ہو گا اس لئے کے بولنے والے کا نفع لوگوں کو پہنچتا ہے اور چپ رہنے والے کو صرف ذاتی فائدہ ہوتا ہے وہ عالم کہنے لگا کہ امیر المومنین کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقف ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز یہ سن کر شدید روئے۔

ابو مسلم خولانی کا قول ہے کہ روزے دار کی نیند ذکر ہے اور روزہ دار وہ ہے جو خاموشی اختیار کرے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ کے پاس چار عالم اکٹھے ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ تم میں سے ہر شخص کم لیکن جامع گفتگو کرے پہلے نے کہا عالم کے علم کی فضیلت خاموشی ہے دوسرے نے کہا کہ آدمی کے لئے نفع بخش چیز یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی قدر پہچانے اور اپنی قدر کے مطابق ہی گفتگو کرے تیسرے نے کہا کہ اس آدمی جیسا چوکنا کوئی نہیں جو کسی نعمت پر سکون نہ پکڑے چوتھے نے کہا بدن کی راحت اسی میں ہے کہ بندہ قضا پر راضی ہو جائے اور قناعت اختیار کرے۔

حضرت ابن مسعود اور حضرت صعصع کا قول ہے کہ مروت کی اصل خاموشی ہے حضرت محمد بن نضر حارثی فرمایا کرتے کہ کثرت کلامی وقار زائل کر دیتی ہے۔ محمد بن عبد الوہاب نے فرمایا کہ خاموشی آدمی میں دو خصلتیں پیدا کرتی ہے دین میں سلامتی اور دوسروں سے فہم حاصل کرنا۔ حضرت فضیل بن عیاض فرمایا کرتے کہ خاموشی کے مقابلے میں حج اور جہاد بھی نہیں۔ حضرت وہب نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے معاملات جس وقت میں نے دیکھے تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ان سے میل ملاپ نہیں رکھوں گا۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ ایسا نہ کیجئے کہ آپ کو لوگوں کی ضرورت اور لوگوں کو آپ کی ضرورت ہے البتہ ان میں ایسے رہیے کہ آپ بہرے ہوں لیکن سننے والے' اندھے ہوں لیکن دیکھنے والے' گونگے ہوں لیکن بولنے والے۔

حضرت وہیب کا قول ہے کہ خاموشی بندے کی عقل کو بڑھا دیتی ہے حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل کی نسبت گنتا ہے اس کے ہاں باتیں کم ہو جاتی ہیں۔ حضرت ابو بکر بن عیاش نے چند بادشاہوں کے قول نقل کئے کہ بات جب منہ سے نکل جائے تو وہ بندے کی مالک بن جاتی ہے اور جب نہ نکلے تو بندہ اس کا مالک رہتا ہے ایک دوسرے بادشاہ کا قول ہے کہ میں نہ کہی گئی بات پر کبھی نادم نہ ہوا البتہ کہی گئی باتوں پر ضرور نادم ہوا۔ تیسرے نے کہا مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو ایسی بات کہے جو اس کی طرف لوٹائی جائے تو اسے تکلیف پہنچائے اور اگر اس کی طرف نہ لوٹائی جائے تو وہ نفع مند نہ ہو علی بن علی کا قول ہے کہ حکماء لوگ حکمت کے وارث خاموشی اور گہری سوچ ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ابن بشار نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے اور سب بولتے رہے لیکن ابراہیم بن ادھم خاموش رہے۔ جس وقت لوگ بکھر گئے تو آپ نے ارشاد فرمانے لگے کہ گفتگو آدمی کی حماقت کو بھی ظاہر کرتی ہے اور اس کی دانشمندی کو بھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضور آپ باتیں نہیں کرتے ؟ آپ فرمانے لگے خاموشی میں ڈوب جانا مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں بات کروں اور پھر ندامت اٹھاؤں۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بشر بن حارث کا یہ قول نقل کیا کہ صبر خاموشی اور خاموشی صبر۔ متکلم زیادہ پرہیز گار نہیں ہو سکتا صابر سے سوائے اس عالم شخص کے جو بر موقع گفتگو کرے اور بر موقع چپ رہے حضرت خالد نے فرمایا کہ خاموشی کا کم سے کم نفع سلامتی ہے اور بولنے کی کم سے کم ضرر ندامت ہے لایعنی چیزوں کے مقابلے میں چپ رہنا سب سے اونچی حکمت ہے بغیر علم کے بولنے والا شخص خطاؤں سے کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتا اور انجانی چیزوں کے معاملے میں خاموش رہنے والا شخص مقصود کو پالنے والا ہوتا ہے۔

حضرت سھل بن عبداللہ فرماتے ہیں یہ چار خصلتیں ہوں تو ادب کمال تک جا پہنچتا ہے توبہ، نفس کو شہوت سے منع کرنا، خاموشی اور علیحدگی۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ گہری خاموشی اختیار نہ کرے، کلام میں حسن بجا نہ لائے، جھوٹ کم نہ کرے اور ورع میں مخلص نہ ہو۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے ایک مرتبہ وعظ فرمایا۔ مجلس میں احتیاط یہ ہوتی ہے کہ کلام ضرورت کے مطابق ہو۔ پھسلنے کا خوف موجود رہے پس اے شخص جب تو حکم دے تو پختگی کے ساتھ، جب سوال کرے تو فصاحت کے ساتھ، جب کوئی چیز مانگے تو حسن کے ساتھ، جب کسی چیز کی خبر دے تو تحقیق کے ساتھ اور ڈرے کثرت کلامی سے اس لئے کہ جتنا کلام زیادہ ہوگا غلطیاں زیادہ ہوں گی۔ ابن عون چپ رہنے والے بزرگوں میں تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ گفتگو کیوں نہیں فرماتے ؟ آپ نے فرمایا، "بولنے والے کون سے نجات پا گئے ہیں کہ میں بولوں"۔

اسحاق بن خلف نے ارشاد فرمایا کہ "بولنے میں پرہیز گاری سونے اور چاندی میں احتیاط برتنے سے زیادہ اہم ہے حضرت ابو ذکریا دمشقی فرماتے ہیں "میں بیس سال تک لایعنی چیزوں سے بچتا رہا لیکن مراد تک پہنچنے کے لئے یہ بھی کافی نہ ہوا۔ حضرت مورق فرماتے ہیں کہ ایک ایسا معاملہ جسے میں بیس سال تک حاصل کرنے کی کوشش میں رہا لیکن اس پر قادر نہ ہو سکا۔ اس کی طلب میں نے ترک نہ کی۔ پوچھا گیا وہ اہم چیز کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا "خاموش رہنا" حضرت ارطاۃ فرماتے ہیں "ایک شخص چالیس سال تک خاموش رہنے کی اس طرح کوشش کرتا رہا کہ اپنے منہ میں کنکر رکھتا رہا یہاں تک کہ کھانے پینے اور سونے کے علاوہ وہ پتھر اپنے منہ سے نہ نکالتا" کسی عالم سے پوچھا گیا آپ دیر دیر تک خاموش کیوں رہتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا "میں نے اپنی زبان کو کاٹنے والی پایا اگر اس کو ذرا بھی ڈھیلا چھوڑوں تو وہ کاٹ کھاتی ہے"۔

www.shahjee.net

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص ایسے تھے جو اپنی کثرت عبادت کی بناء پر پانی پر چلتے۔ان کی ملاقات ایسے شخص سے ہوئی جو ہوا میں اڑتا وہ دونوں بڑے حیران ہوئے اور اس سے پوچھا۔اے اللہ کے بندے ! تو نے یہ منزل کیسے پائی؟ وہ کہنے لگا "دنیا سے مایوس ہوا' اپنے نفس کو شہوات سے روکا' لایعنی چیزوں سے بچتا رہا اور خاموشی اختیار کی اور اب اگر میں اللہ پر کوئی قسم اٹھالوں تو وہ مجھے قسم میں سچا کر دیتا ہے اور اس سے جو مانگو مجھے عطا کر دیتا ہے۔

بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جو اکثر خاموش رہتا۔ بادشاہ نے ایک دفعہ اس سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔تدبیر یہ کی گئی کہ اس شخص کو شکاریوں کے ساتھ بھیجا جائے تا کہ جس وقت اسے کوئی چیز نظر آئے گی تو خود بخود بول پڑے گا پس سب نکل پڑے ایک پرندے کی آواز سب نے سنی اور اسے پکڑنے کے لئے باز چھوڑا۔ باز نے فوراً ہی پرندے کو پکڑ لیا اس پر وہ شخص بول اٹھا کہ چپ رہنا ہر چیز کے لئے عمدہ ہے یہاں تک کہ پرندوں کے لئے بھی اگر وہ نہ بولتا تو نہ پکڑا جاتا۔حضرت ابراہیم بن یزید کا قول ہے کہ لوگوں میں چپ رہنے والا شخص افضل ہوتا ہے حضرت یحیٰی بن ابی ذکریا فرماتے ہیں کہ دو خصلتیں جب کسی شخص میں دیکھو تو جان لو کہ ان جیسی کوئی نیکی نہیں۔زبان کو گرفت میں رکھنا اور نمازوں کی حفاظت کرنا۔حضرت ضعانی کا قول ہے کہ لوگو تم پر چپ رہنا لازم ہے اس لئے کہ یہ بوجھ کے حساب سے کم' تربیت کے لحاظ سے عمدہ اور گناہوں کے لحاظ سے ہلکا ہونا ہے کسی شخص نے حضرت ابراہیم بن ادھم سے کہا کہ فلاں شخص اخلاق سیکھنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ پہلے اسے چاہیے کہ چپ رہنا سیکھے۔

حضرت ابودروار حمتہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح تم کلام سیکھتے ہو اسی طرح چپ رہنا بھی سیکھو۔اسی لئے کہ خاموشی حکمت ہے پس چاہیے کہ سننے میں آدمی زیادہ حریص ہو کہنے کی نسبت اور لایعنی چیزیں زبان پر نہ لائے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان بھی نقل کیا ہے کہ "عبادت کے دس جزو ہیں۔نو خاموشی میں ہیں اور دسواں رزق حلال کمانا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عافیت کے دس جزو ہیں نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے الگ رہنے میں۔حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ خاموشی ہیبت اور وقار میں اضافہ کرتی ہے حضرت عمر ابن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کلام دوا کی طرح ہے جتنا کم ہو نفع دیتا ہے اور خاموشی سلامتی کی چابی ہے"۔

کہتے ہیں بہرام ایک رات ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اسے ایک پرندے کی آواز سنائی دی اور اس نے اسے مار گرایا اور پھر کہنے لگا زبان کی حفاظت پرندوں اور انسانوں ہر ایک کے لئے عمدہ ہے اگر یہ پرندہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو یہ ہلاک نہ ہوتا کہتے ہیں کہ بقراط نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت بولے جا رہا تھا۔اس پر اس نے کہا کہ اللہ عزوجل نے انسان کے لئے زبان ایک اور کان دو پیدا کئے ہیں تا کہ سنا گیا مواد کہے گئے مواد سے زیادہ ہو۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں وہ لبسیار گوئی مصیبتیں لاتی ہے عبداللہ بن مبارک نے ارشاد فرمایا "میں نے اپنے نفس کی تربیت چاہی اور ہر حالت میں اللہ سے ڈرنے کو ادب گردانا۔لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی بری بات کرنا اللہ نے حرام ٹھہرایا۔سو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ علم اور بردباری زینت ہیں اور بات کرنا چاندی سہی لیکن چپ رہنا یہ تو سونا ہے منصور بن اسماعیل کہتے ہیں "بھلائی ساری دو باتوں میں ہے ایک خاموشی میں اور دوسرا گھروں میں رہنے میں "کسی شخص سے ایک آدمی نے دیر تک چپ رہنے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب میں کہا کہ میرا چپ رہنا میرا گونگا ہونے کی بناپر نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیڑھی باتیں کرنے

سے میرا چپ رہنا بہتر ہے۔کہنے والے نے کہا کہ آخر اچھی بات کر لینے میں کیا حرج ہے تو اس شخص نے بڑا دلچسپ جواب دیا " کیا میں نیکی وہاں پھیلاؤں جہاں اس کا کوئی قدر دان نہ ہو؟اندھے کے سامنے تاریکی میں موتی بکھیرنے کا کیا فائدہ؟

محمد بن عبید اللہ کے چند اشعار جن کا مطلب یہ ہے کہ "اے خاموش رہنے والے شخص ! بے شک تو خطاؤں سے امن میں رہنے والا ہوتا ہے پس کثرت کلامی پر وجد میں نہ آ۔اور کوئی ایسی بات نہ کیا کر جس کے پیچھے تجھے "اے کاش" نہ کہنا پڑے"۔

صالح بن جناح نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت میں وہ شخص گرفتار ہوتا ہے جس کی زبان لمبی ہو اور دل بے قابو۔نہ تو اچھے طریقے سے بات کر سکے اور نہ ہی چپ رہ سکے۔کسی شاعر نے کیا عمدہ بات کہی" باتیں کم کر اور ان کی شر سے پناہ مانگ۔اس لئے کہ بعض باتوں سے مصیبتیں بندھی ہوتی ہیں اپنی زبان کی حفاظت کر اور اسے ٹیڑھا ہونے سے بچا یہاں تک کہ تیری زبان اور قیدی ہونے میں کوئی فرق نہ رہے۔

ابو ربیص سر قُسطی فرماتے ہیں۔مجھے اپنے نفس کے بعض اضطرابات پر تعجب لا حق ہوا۔

ایک دوسرے شاعر نے کہا کہ اپنے عیبوں کو خاموشی سے چھپا اس لئے کہ چپ رہنے میں بڑی راحت ہوتی ہے اگر تجھے کوئی عیب لگائے تو خاموشی اختیار کر اس لئے کہ بہت سارے سوالوں کا جواب خاموشی ہوتی ہے۔

مخلد بن سعد فرماتے ہیں کہ بیشک میرا کلام اگر چاندی سے ہے تو خاموش رہنا سونے سے ہے وہ شخص جو بلاضرورت گفتگو کرتا ہے وہ گویا اللہ کی قدر نہیں کرتا۔

ابوالحسن رادوی فرماتے ہیں" مجھے تیری جان کی قسم ! بردباری حلیم شخص کی زینت ہوتی ہے اگر کوئی شخص عیب پر چپ نہ رہ سکے تو اس کے ہاں حلم ایک عادت کے سوا کیا ہے خاموشی سلامتی کی ایک عظیم راہ ہے۔

عبداللہ ابن مبارک فرماتے تھے ایسا جوان جو بر موقع گفتگو نہ کرے اس کی نسبت چپ رہنے والا شخص عمدہ ہوتا ہے اسی طرح زیادہ قسموں کی نسبت سچ کہہ دینا جمال آور ہوتا ہے خاموش شخص کا وقار اس کی پیشانی سے جھلکتا ہے ابو حاتم نے کہا کہ دو شخصوں نے علم سیکھا۔ایک نے خاموشی اختیار کی اور دوسرے نے کلام گوئی۔پس متکلم نے چپ رہنے والے کی طرف لکھا" تونے اپنے علم سے کیا کمایا۔جب کہ معاش کے لئے زبان سے بہتر کوئی آلہ نہیں۔چپ رہنے والے نے بولنے والے کی طرف لکھا تونے اپنے علم سے کس کمال کا ارادہ کیا جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ قیدی ہونے کے لحاظ سے زبان سے زیادہ کوئی حقدار نہیں۔

حضرت ابونواس فرمایا کرتے کہ چپ رہنے کا مرض بولنے کی تکلیف سے بہتر ہوتا ہے سلامتی وہی شخص پاتا ہے جو اپنی زبان کو لگام دے لیتا ہے ابو عتاھیتہ کا قول ہے کہ فلاح تو چپ رہنے والے لوگ پاتے ہیں۔اس لئے کہ کہی گئی باتوں کا جواب ہوتا ہے لیکن خاموشی کا کوئی جواب نہیں۔کسی شخص نے کیا خوب کہا جو شخص چپ رہتا ہے گویا وہ ہیبت کی چادر اوڑھ لیتا ہے عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے اور جاہل کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے۔

♠♠♠♠♠♠♠♠